**حضرت علی  کی جنات سے جنگ**

حضرت علی  نے بہت سے غزوات اور جنگوں میں حصہ لیا انہی میں سے ایک جنگ بیئر العلم بھی ہے جو جنات کے خلاف لڑی تھی اور بیس ہزار جنات کو قتل کیا تھا اور بہت سے جنات کے قبیلوں کو دائرہ اسلام میں بھی داخل کیا۔ حضرت سعد ابو خذری ؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جنگ ذال السلاسل سے واپسی پر ایک اجاڑ وادی سے گزرے۔ آپ ﷺ نے صحابہ سے پوچھا یہ کون سا مقام ہے تو حضرت عُمر بن اُمیہ ضمری نے کہا کہ اسے واددی کثیب ارزق کہتے ہیں اور اس جگہ ایک کنواں ہے جس میں وہ جن رہتے ہیں جن پر حضرت سلیمان ؑ کو قابو نہیں ہو سکا تھا اور یہی وہ جگہ ہے جہاں سے تبع یمانی (تبع بن خمیری) گزرا تھا جس کے دس ہزار سپاہی انہیں جنات نے مار ڈالے تھے۔

آپ ﷺ نے فرمایا اچھا اگر ایسا ہے تو پھر یہیں ٹھہرو۔ قافلہ ٹھہرا آپ ﷺ نے فرمایا کہ دس آدمی جا کر جنوں کے کنویں سے پانی لائیں جب یہ لوگ کنویں کے قریب پہنچے تو ایک زبردست عفریت برآمد ہوا اور اس نے ایک زبردست آواز دی جس سے سارا جنگل آگ کا بن گیا۔ زمین کانپنے لگی سب صحابی بھاگ نکلے لیکن ابو العاص  پیچھے ہٹنے کی بجائے آگے بڑھے اور تھوڑی دیر میں جل کر راکھ ہو گئے اتنے میں حضرت جبرائیل ؑ نازل ہوئے اور انہوں نے سرور کائنات حضرت محمدؐ سے کہا کہ کسی اور کو بھیجنے کی بجائے آپ ؐ علم دے کر علی ابن طالب کو بھیجیں لہٰذا آپ ؐ کے حکم کے مطابق حضرت علیؓ اس کنویں کی جانب روانہ ہوئے۔ حضور پاک ؐ نے اپنا دست اقدس دُعا کیلئے بُلند کیا اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ وہ ہر بار کی طرح اس بار بھی حضرت علیؓ کو کامیابی دے۔

جب حضرت علی ؓ اس کنویں کے پاس پہنچے تو پھر وہی عفریت برآمد ہوا اور بڑے غصے میں رجز پڑھنے لگا حضرت علی نے فرمایا میں علی ابن ابی طالب ہوں میرا شیوہ میرا عمل سرکشوں کی سرکوبی ہے یہ سُن کر اُس نے آپ پر زبردست حملہ کیا آپ نے اُس کا وار خالی کرکے ذوالفقار سے جوابی حملہ کیا اور اُسے دو ٹکڑے کر دیا اس کے بعد آگ کے شعلے اور دھویں کے طوفان کنویں سے برآمد ہوئے اور زبردست شور مچا اور بے شمار ڈراؤنی شکلیں سامنے آ گئیں۔ حضرت علی  نے چند آیتیں پڑھیں آگ بجھنے لگی اور دھواں چھٹنے لگا پھر حضرت علی کنویں کی جگہ چڑھ گئے اور کنویں سے پانی حاصل کرنے کیلئے کنویں میں ڈول ڈال دیا لیکن جنات نے وہ ڈول باہر پھینک دیا۔ حضرت علی نے رجز پڑھا اور کہا کہ مقابلے کیلئے آ جاؤ یہ سُن کر ایک اور خوفناک شکل کا عفریت برآمد ہُوا لیکن آپ  نے اُسے بھی قتل کر دیا پھر کنویں میں ڈول ڈالا لیکن اُسے بھی واپس باہر پھینک دیا گیا۔ غرضیکہ تین بار ایسا ہوا، بالآخر آپ  نے اصحاب سے کہا کہ میں کمر میں رسی باندھ کر کنویں میں اترتا ہوں تم رسی پکڑو اصحاب  نے رسی پکڑی اور حضرت علی کنویں میں اُتر گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد رسی کٹ گئی اور صحابہ کرام اور حضرت علی کا رابطہ ختم ہو گیا۔

صحابہ کرام سخت پریشان ہوئے اور گریہ کرنے لگے۔ اتنے میں کنویں سے چیخو پکار سنائی دینے لگی اور اس کے بعد یہ صدا آئی کہ علی ہمیں پناہ دو۔ آپ  نے فرمایا اگر تم امان چاہتے ہو تو کلمہ پڑھو اور امان حاصل کرلو پھر اُن سب کو کلمہ پڑھایا گیا اس کے بعد رسی ڈالی گئی اور حضرت علی بیس ہزار جنات کو قتل کرکے اور جنات کے بہت سے قبیلوں کو مسلمان کر کے کنویں سے برآمد ہوئے اور ان جنات میں سے ہی ایک جن جس کا نام زعفر تھا کو اُن کا سردار مقرر کیا۔ اُس کا اصل نام ارغوان زاہد تھا لیکن حضرت علی کی قدم بوسی کے بعد زعفر زاہد کے نام سے مشہور ہوا۔

تاریخ میں مشہور ہے کہ جب حضرت امام حسین  نے استغاثہ بلند کیا تو تمام انبیاء کرام مقرب فرشتے اور دیگر ملائکہ، جنات اور دوسری نہ نظر آنے والی مخلوقات بھی نصرت امام کیلئے حاضر ہوئیں۔ ملائکہ کا ایک گروہ اپنے منصور نامی سردار کے ساتھ آیا جبکہ جنات کا ایک گروہ بھی آپ کی مدد کیلئے پہنچا اور اس گروہ کا سردار وہی زعفر زاہد نامی جن تھا جس کو حضرت علی نے بیرالعلم میں مسلمان کر کے سردار بنایا تھا۔

زعفر زاہد یوم عاشور اپنا رسمِ تاجپوشی کا جشن منا رہا تھا کہ دو جنوں نے اسے کربلا میں حضرت امام حُسین  کے حالات سے آگاہ کیا جس پر وہ اپنے تمام اُمور چھوڑ کر اپنے لشکر سمیت کربلا آیا مگر مظلوم امام نے اسے خیر کی بشارت دیکر مدد سے منع فرمایا اور کہا کہ اے زعفر میں اصغر و اخبر و غازی اور تمام انصار قربان کر چکا ہوں۔ میں تُم سے راضی ہوں لیکن میں کیا کروں مجھے نانا کے دین کی خاطر یہ قربانی لازمی دینی ہے۔